"امریکہ کو صومالیہ سے ہم نے بھگایا"

(سعودی عرب میں بم دھماکوں کے ملزم اسامہ بن لادن سے پہلا براہ راست انٹرویو)
(بشکریہ روزنامہ پاکستان)

۲۵ فروری ۱۹۹۷ء کو سعودی عرب کے وزیر دفاع سلطان بن عبدالعزیز سعود نے واشنگٹن میں امریکی صدر کلنٹن کے ساتھ ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ایک شخص زیر بحث رہا۔ جس کا نام اسامہ بن لادن ہے۔ سعودی وزیر دفاع نے امریکی صدر کو بتایا کہ ریاض اور الخبر کے بم دھماکوں کا مبینہ ملزم اسامہ بن لادن افغانستان میں موجود ہے اور مسلسل دھمکیاں دے رہا ہے۔ کہ اگر سعودی عرب سے امریکی افواج کو نہ نکالا گیا تو مزید بم دھماکے ہونگے۔
اگلے روز 26 فروری کو سعودی وزیر دفاع نے امریکی سیکرٹری برائے دفاع کوھن اور 27 فروری کو سیکرٹری خارجہ البرایٹ سے ملاقات کی۔ ان تما ملاقاتوں میں اسامہ بن لادن کو گرفتار کرنے کے لئے حکمت عملی پر غور کیا گیا۔ سعودی حکومت کی طرف سے امریکی حکام پر واضح کر دیا گیا کہ سعودی عرب میں امریکی فوجیوں، سفارتکاروں اور دیگر امریکی شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کر لئے جائیں، کیونکہ اسامہ بن لادن بہت خطرناک ملزم ہے۔ چنانچہ ریاض میں واقع امریکی سفارتخانے اور داھران وجدہ میں واقع امریکی قونصلیٹ کے دفاتر نے امریکی فوجیوں اور عام شہریوں کو نقل وحرکت کم کرنے کی ہدایت کر دی۔ بعد ازاں امریکی دفتر خارجہ نے افغانستان میں طالبان کی حکومت سے رابطہ کیا اور مطالبہ کیا کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیا جائے۔ طالبان نے اسامہ بن لادن کی افغانستان میں موجودگی کی تردید نہیں کی کیونکہ امریکہ کے پاس مواصلاتی سیاروں اور دیگر ذرائع سے حاصل کی جانے والی تصاویر اور دستاویزات موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسامہ بن لادن افغانستان میں ہے۔ طالبان نے اسامہ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ طالبان کے اس موقف نے پورے مغرب کو حیران کر دیا۔ کیونکہ عام تاثر یہ تھا کہ طالبان کو امریکی حمایت اور امداد حاصل ہے۔ اور امریکہ افغانستان میں طالبان کے ذریعے ایران کا اثرورسوخ کم کرنا چاہتا ہے۔ طالبان کے اسامہ بن لادن کے متعلق اعلان کے بعد ہم نے اس شخص تک پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ جو صرف امریکہ اور سعودی عرب کو نہیں بلکہ مصر اور یمن کو بھی کئی مقدمات میں مطلوب ہے۔ اسامہ بن لادن پر صرف یہ الزام نہیں ہے کہ اس نے ریاض الاخبر میں بم دھماکے کروا کر درجنوں امریکی فوج مروائے۔ اس پر یہ الزام بھی ہے۔ کہ صومالیہ میں سوا سو سے زائد امریکی فوجیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار بھی وہی ہے۔ اس پر

مصر کے صدر حسنی مبارک پر قاتلانہ حملہ کروانے کا الزام بھی ہے۔ اس پر الزام ہے کہ جنوری 1994ء میں اس نے شمالی سوڈان میں تین مراکز قائم کئے۔ جہاں سوڈانی فوج کے کمانڈوز نے سینکڑوں عرب نوجوانوں کو فوجی تربیت دی اور یہ نوجوان مصر، الجزائر، تیونس، یمن اور سعودی عرب بھیج دیئے گئے۔ جب کہ بعض نوجوان لبنان میں "حماس" کے ساتھ مل کر اسرائیل کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ فروری 1993ء میں نیویارک کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں بم دھماکے کا ملزم رمزی یوسف بھی اسامہ بن لادن کا شاگرد ہے۔ چند ہفتے قبل مصر میں "الجہاد" اور "الجماعت الاسلامیہ" نامی تنظیموں سے تعلق رکھنے والے کچھ ارکان گرفتار ہوئے۔ جنہوں نے تفتیش کے دوران بتایا کہ انہیں افغانستان میں اسامہ بن لادن کی نگرانی میں عسکری تربیت دی گئی۔

اسامہ بن لادن بین الاقوامی اہمیت حاصل کرچکا ہے۔ زیر نظر انٹرویو اسی اہمیت کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اسامہ بن لادن تک پہنچنے کے لئے اسلام آباد یا پشاور میں کوئی ذریعہ موجود نہ تھا۔ لہذا میں اپنے فوٹو گرافر مظہر علی خان کے ذریعہ جلال آباد کے دورے کا پروگرام بنا کر افغانستان پہنچا اور وہاں پر مولوی یونس خالص کے ایک نمائندے کے ذریعہ اسامہ بن لادن تک پہنچا۔ جلال آباد سے اسامہ بن لادن کے ٹھکانے تک رات کے وقت جو راستہ اختیار کیا گیا اس کے متعلق ہمیں کچھ پتہ نہیں چلا۔ راستہ لمبا بھی تھا، پیچیدہ بھی تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ہم نے اسامہ بن لادن کے پاس ایک رات کا قیام کیا۔ اگلے روز صبح چار گھنٹے کی نشست کی اور دوپہر کو واپس روانہ ہوگئے۔ واپسی کا راستہ پہلے سے بھی زیادہ لمبا تھا۔ کچھ پتہ نہیں چلا کہ کدھر سے آرہے ہیں۔ اور کدھر جارہے ہیں۔ صرف اتنا پتہ ہے کہ اسامہ بن لادن پہاڑی غاروں میں رہتا ہے۔ جو شہری آبادی سے کئی گھنٹوں کی مسافت پر ہیں۔

اسامہ بن لادن کے ساتھ کئے جانے والے انٹرویو کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ یہ انٹرویو مترجم کے ذریعہ ہوا۔ کیونکہ اسامہ بن لادن عربی بولتے تھے۔

پاکستان :- جناب لادن صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں براہ راست انٹرویو دینے کے لئے رضامندی ظاہر کی۔ آپ تک پہنچنا مشکل تھا لیکن ہمارے لئے ایک اچھا تجربہ ہے۔ ہم آپ کے خاندانی پس منظر کے متعلق جاننا چاہیں گے!

لادن :- میرے والد محمد بن عود بن لادن شاہ فیصل کے دور حکومت میں وزیر کے عہدے پر تھے۔ وہ ایک تعمیراتی کمپنی کے مالک تھے۔ انہوں نے حرم شریف مکہ اور مسجد اقصیٰ کی توسیع کروائی تھی۔ میرے والد کا انتقال شاہ فیصل کی زندگی میں ہوگیا تھا۔ شاہ فیصل دو افراد کی موت پر روئے تھے۔ ایک محمد بن ابراہیم تھے اور دوسرے میرے والد محمد بن عود بن لادن تھے۔ شاہ فیصل نے میرے والد کی موت پر کہا تھا کہ آج میرا دایاں بازو کٹ گیا۔ میرے والد 40سال تک حضرت مہدی کا انتظار کرتے رہے اور انہوں نے حضرت مہدی کے لئے 12ملین ڈالر مختص کر رکھے تھے۔ میں نے بچپن میں والد کے ساتھ کام شروع کردیا تھا۔ میری تعلیم حجاز میں ہوئی۔ میں نے اقتصادیات کی تعلیم حاصل کی تھی۔ مسجد

نبوی کی توسیع کا کام میں نے کیا تھا۔ تعمیراتی کاموں کے لئے اوائل عمر میں ہی پہاڑوں کو بموں سے اڑانے کی تربیت حاصل کرلی تھی۔

پاکستان :- شاہ فیصل کے قتل میں کس کا ہاتھ تھا؟

لادن :- فیصل شہید کے بھائی مطلب بن عبدالعزیز کو یقین ہے کہ شاہ فہد کو قتل کی سازش کا علم تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قتل میں امریکہ کا ہاتھ تھا۔

پاکستان :- آپ ایک کاروباری آدمی تھے۔ کلاشنکوف کیوں اٹھائی؟

لادن :- ہم 25 بھائی تھے۔ میرے والد کہا کرتے تھے کہ میں نے جہاد کے لئے 25 بیٹے پیدا کئے ہیں۔ جب یہودیوں نے بیت المقدس کی بے حرمتی کی تو جہاد کا جذبہ پیدا ہوا۔ دسمبر 1979ء میں ریڈیو پر سنا کہ روسی فوج افغانستان میں گھس گئی ہے۔ لہذا میں نے روس کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا اور افغانستان آ گیا۔

پاکستان :- افغانستان میں روسی فوج کے ساتھ لڑائی میں امریکہ اور سعودی عرب نے مجاہدین کی مدد کی تھی لیکن آپ امریکہ اور سعودی عرب کے خلاف کیوں ہو گئے؟

لادن :- امریکہ کو ہماری جہاد میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اسے تو یہ خطرہ نظر آرہا تھا کہ روس گرم پانیوں تک پہنچ جائے گا۔ امریکہ نے روس کا اثر روکنے کے لئے مجاہدین کی مدد کی۔ مجاہدین کی مزاحمت پہلے شروع ہوئی جب کہ امریکہ اور سعودی انٹیلی جنس کا سربراہ ترکی الفیصل اپنی حکومت سے رقم لے کر امریکی سی آئی اے کو دیتا تھا اور سی آئی اے اسلحہ خرید کر مجاہدین کو دیتی تھی اور اسلحے کی خریداری میں لمبے چوڑے گھپلے بھی کرتی تھی۔ جب گورباچوف نے روسی فوجوں کی افغانستان سے واپسی کا اعلان کیا تو امریکہ اور سعودی عرب نے مجاہدین کی امداد بند کردی۔ امریکہ افغانستان میں اسلامی حکومت نہیں چاہتا تھا لہذا کمیونسٹ نجیب اللہ اور مجاہدین کے گروپوں کی مخلوط حکومت کی بنانے کی کوشش کی گئی۔ 1992ء میں بطروس غالی اس مقصد کے لئے اسلام آباد آیا تھا۔ لیکن میں نے مجاہدین کے گروپوں میں اتفاق رائے کروایا کہ نجیب اللہ کے ساتھ اشتراک قبول نہیں کیا جائے گا۔ ہماری لڑائی کمیونسٹوں سے تھی اور امریکہ ان کمیونسٹوں کے ساتھ تعاون کے لئے دباؤ ڈال رہا تھا۔ امریکہ کا کوئی اصول نہیں ہے۔ وہ اپنے مفاد کے لئے ہر اصول بھول جاتا ہے۔

پاکستان :- نجیب اللہ ختم ہو چکا ہے۔ افغانستان میں مجاہدین آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں؟

لادن :- افغانستان میں مجاہدین آپس میں نہیں لڑ رہے۔

برہان الدین ربانی اور احمد شاہ مسعود تاجکستان چلے گئے اور گلبدین حکمت یار ایران کی پناہ میں ہے۔ رہ گیا دوستم۔ وہ مجاہد نہیں ہے۔ وہ دھریہ جرنیل نجیب اللہ کا ساتھی تھا۔ ربانی، مسعود اور حکمت یار نے اس کے ساتھ اتحاد کیا۔ اب وہ اکیلا ہے۔ طالبان کی لڑائی صرف دوستم سے ہے۔

ربانی، مسعود اور حکمت یار نے جہاد میں حصہ لیا تھا۔ بہت اچھا کردار تھا۔ لیکن انہوں نے افغانستان میں

خانہ جنگی کر کے اچھا نہ کیا۔ ربانی اور مسعود نے نا صرف پرانے دشمن روس سے امداد لینی شروع کر دی بلکہ ہندوستان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا۔ افسوس کہ حکمت یار بھی اس پاکستان دشمن اتحاد کا حصہ بن گیا۔ لیکن اب افغانستان میں پاکستان دشمن حکومت نہیں رہی۔

پاکستان :- امریکہ کا دفتر خارجہ آپ کو ریاض اور الخبر میں بم دھماکوں کا ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

لادن :- ریاض اور الخبر کے بم دھماکوں میں صرف امریکی مارے گئے تھے۔ کسی ایک بھی سعودی شہری کو گزند نہیں پہنچی۔ جب مجھے دھماکوں کی خبر ملی تو میں خوش ہوا۔ یہ بہت نیک کام تھا۔ یہ تو ایک سعادت تھی۔ لیکن افسوس کہ یہ دھماکے میں نے ذاتی طور پر نہیں کئے۔ لیکن میں سعودی عوام سے کہوں گا کہ امریکیوں کو اپنی سرزمین سے نکالنے کے لئے ہر طریقہ اختیار کریں۔

پاکستان :- آپ پر الزام ہے کہ صومالیہ میں امریکی فوجوں کے خلاف دہشت گردی کے پیچھے آپ تھے؟

لادن :- یہ سچ ہے کہ میرے ساتھی صومالیہ میں فرح عدید کے ساتھ مل کر امریکی فوج کے خلاف لڑے۔ لیکن ہماری لڑائی امریکی دہشت گردی کے خلاف تھی۔ امریکہ نے اقوام متحدہ کی آڑ میں صومالیہ میں اپنے اڈے بنانے کی کوشش کی تاکہ وہاں سے سوڈان اور یمن پر قبضہ کیا جاسکے۔ ہر اسلامی ملک ہمارا گھر ہے۔ امریکہ ہمارے گھر میں گھس کر آیا تھا۔ اس نے فلسطین اور عراق میں مسلمانوں کو قتل کیا اور صومالیہ میں کہا کہ ہم مسلمانوں کو پناہ دیں گے۔ امریکہ منافق ہے۔ ہم نے اس کے خلاف جہاد کیا۔ میرے ساتھیوں نے فرح عدید کے ساتھ ملکر امریکیوں کو مارا۔ ہمیں اپنے جہاد پر کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ فرح عدید کے پاس صرف 300 سپاہی تھے۔ جبکہ 250 مجاہدین نے بھیجے تھے۔ ہمیں مقامی مسلمانوں کی اخلاقی امداد حاصل تھی۔ ایک دھماکے میں 100 امریکی مارے گئے۔ جھڑپوں میں مزید 18 امریکی مارے گئے۔ ایک دن ہمارے ساتھیوں نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ پائلٹ نے پیراشوٹ سے چھلانگ لگائی۔ اسے پکڑ لیا گیا اور ٹانگ میں رسی باندھ کر صومالیہ کی سڑک پر گھسیٹا گیا جس کے بعد 28 ہزار امریکی فوجی صومالیہ سے بھاگ گئے۔ امریکی بزدل اور بھگوڑے ہیں۔ ہم نے دنیا کو بتا دیا کہ امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر نہیں چلنے دیں گے۔

پاکستان :- صومالیہ میں اقوام متحدہ کی طرف سے بھیجی جانے والی امن فوج میں پاکستانی دستے بھی شامل تھے۔ کیا پاکستانی جوان بھی آپ کے ساتھیوں کے ساتھ لڑائی میں مارے گئے؟

لادن :- بالکل نہیں امریکی فوجی اپنی بچت کے لئے پاکستانی نوجوانوں کو آگے آگے رکھتے تھے۔ پاکستانی جوانوں کو ایک ریڈیو اسٹیشن پر قبضے کے لئے بھیجا گیا۔ اس علاقے میں بارودی سرنگیں بچھی ہوئی تھیں۔ پاکستانی جوان ان بارودی سرنگوں کا شکار ہوئے۔ جن اسلامی ممالک نے صومالیہ میں اپنے دستے بھیجے وہاں کی حکومتوں نے امریکی ایجنٹوں کا کردار ادا کیا۔ موجودہ امریکی حکومت پر یہودیوں کا اثر ہے۔ امریکی سیکرٹری دفاع اور سیکرٹری خارجہ یہودی ہیں۔ امریکہ کے ساتھ تعاون یہودیوں کے ساتھ تعاون

کے مترادف ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ صومالیہ میں پاکستانی جوانوں کی ہلاکت کی ذمہ دار پاکستان کی حکومت اور امریکہ ہے ۔

پاکستان :- آپ افغانستان سے سوڈان اور پھر واپس افغانستان کیسے پہنچے ؟

لادن :- افغانستان سے روسی فوج نکلنے کے بعد تعمیراتی کام کے لئے سوڈان گیا۔ صومالیہ میں جہاد کے بعد امریکہ نے سوڈان سے مطالبہ کیا کہ مجھے وہاں سے نکالا جائے ۔ سوڈان سے وعدہ کیا گیا کہ اسکی اقتصادی امداد بحال ہو گی ۔ لہذا میں افغانستان واپس آ گیا۔ لیکن سوڈان کی امداد بحال نہیں ہوئی ۔

پاکستان :- مغربی ذرائع ابلاغ یہ تاثر دیتے ہیں کہ طالبان کو امریکہ کی حمایت حاصل ہے ۔ لیکن طالبان نے آپ کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے، کیا وجہ ہے ؟

لادن :- میں یہ نہیں مانتا کہ طالبان کو امریکہ کی مدد حاصل ہے ۔ دراصل پاکستان کی سابقہ حکومت نے امریکہ کو دھوکے میں رکھا ۔ بے نظیر بھٹو اور نصیر اللہ بابر نے تاثر دیا کہ وہ طالبان کی مدد کر رہے ہیں ۔ جس کی وجہ سے طالبان بدنام ہوئے ۔ طالبان کی لڑائی پاکستان کے دشمنوں سے ضروری تھی ۔ لیکن طالبان کو پاکستان یا امریکہ کا ایجنٹ نہیں کیا جاسکتا ۔ پاکستان کی طرف سے طالبان کی حمایت کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کو یقین ہے طالبان کبھی ہندوستان کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے ۔

پاکستان :- ایران کا الزام ہے کہ طالبان کو امریکی امداد حاصل ہے ۔ اور طالبان امریکی مفادات کی جنگ لڑ رہے ہیں ؟

لادن :- امریکہ مجھے اپنے لئے سب سے بڑا خطرہ سمجھتا ہے ۔ اگر طالبان مجھے امریکہ کے حوالے نہیں کرتے تو وہ امریکی ایجنٹ کیسے ہو گئے ؟ دراصل ایران کابل پر عبدالعلی مزاری کے ذریعہ اپنا اثر چاہتا تھا ۔ مزاری کے قتل سے ایران کا منصوبہ ناکام ہو گیا ۔ لہذا ایران اور طالبان میں غلط فہمی پیدا ہوئی ۔ امریکہ ایران اور افغانستان کا مشترکہ دشمن ہے ۔ ایک دن ایران اور افغانستان کے تعلقات ٹھیک ہو جائیں گے ۔ امریکہ چین کو مسلمانوں سے لڑانا چاہتا ہے ۔ بیجنگ کے بم دھماکے کا الزام سنکیانگ کے مسلمانوں پر لگایا ہے ۔ لیکن میرے خیال میں یہ دھماکہ امریکی سی آئی اے نے کروایا ہے ۔ افغانستان، ایران پاکستان اور چین اتحاد کر لیں تو امریکہ اور بھارت دونوں غیر موثر ہو جائیں گے ۔ طالبان نے افغانستان میں اللہ کی حکومت قائم کی ہے ۔ امریکہ تو اللہ کی حکومت کے خلاف ہے ۔ میں دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ طالبان کی مدد اور حمایت کریں ۔ ایک خدا اور ایک کتاب پر یقین سے مسلمانوں کے آپس کے اختلافات ختم ہو جائیں گے ۔ مسلمانوں کو سوچنا ہو گا کہ جس کعبے کی طرف منہ کر وہ نماز پڑھتے ہیں وہ کعبہ یہود و نصاریٰ کے نرغے میں ہے ۔ اگر آپ کا بیٹا چھت سے نیچے گر جائے اور اس کے سر میں اور پاؤں میں چوٹ آئے تو پہلے سر کی چوٹ کا علاج کیا جائے گا ۔

مسلمانوں کا بڑا مسئلہ پہلے حل کرنا ہو گا ۔ جزیرہ عرب سے امریکہ کو نکالنا ہو گا جو تمام بڑے مسائل کی جڑ ہے ۔

پاکستان :- خلیج سے امریکہ کو کیسے نکالنا چاہئے؟
لادن :- آپکے گھر میں ڈاکو گھس آئے تو کیا کریں گے؟
پاکستان :- گھر میں اسلحہ ہو تو اس پر فائرنگ کرونگا۔
لادن :- صحیح ! خلیج سے امریکہ کو نکالنے کا یہی طریقہ ٹھیک ہے۔
امریکہ تیل کے ذخائر پر قبضے کے لئے عرب ممالک میں اپنی فوجیں بڑھا رہا ہے۔ 1973ء کے بعد سے دنیا میں ہر شے مہنگی ہوئی ہے۔ لیکن پٹرول زیادہ مہنگا نہیں ہوا۔ 1973ء سے اب تک پٹرول کی قیمت میں صرف 8 ڈالر فی بیرل اضافہ ہوا ہے۔ جبکہ دیگر اشیائیں گنا مہنگی ہو گئی۔ لیکن عربوں کا تیل مہنگا نہ ہوا۔ 24 سال میں چند ڈالر سے زیادہ اضافہ اس لئے نہ ہوا کیونکہ امریکہ کی بندوق عربوں کی پیشانی پر ہے ہم روزانہ فی بیرل 115 ڈالر کا نقصان اٹھا رہے ہیں۔ صرف سعودی عرب میں 10 ملین بیرل تیل روزانہ نکلتا ہے۔ روزانہ کا خسارہ ایک ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ مجموعی نقصان دو ارب سے زیادہ ہے۔ پچھلے 3 سال میں امریکہ نے ہمیں گیارہ کھرب ڈالر کا نقصان پہنچایا۔ یہ بھاری رقم امریکہ سے وصول کرنا بہت ضروری ہے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زیادہ ہے۔ ہر مسلمان خاندان کو 10 ہزار ڈالر تقسیم ہوں تو گیارہ کھرب ڈالر پورا ہو سکتا ہے۔ مسلمان بھوک سے مر رہے ہیں اور امریکہ ان کا تیل چوری کر رہا ہے۔ وہ ہم سے سستے داموں تیل خریدتا ہے۔ اور پھر ہمیں اسرائیل سے خوفزدہ کر کے اپنے ٹینک اور طیارے خریدنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس طرح اپنی رقم واپس لے جاتا ہے۔
پاکستان :- لیکن تقریباً تمام عرب ممالک میں سوائے لیبیا، سوڈان اور عراق کے امریکہ نواز حکومتیں قائم ہیں۔ امریکی اثر کیسے ختم ہو گا؟
لادن :- روس کمیونسٹ بلاک کا سر تھا۔ روس کے ٹوٹنے سے مشرقی یورپ میں کمیونزم ختم ہو گیا۔ اگر امریکہ کا سر کاٹ دیا جائے تو عرب بادشاہتیں ختم ہو سکتی ہیں۔ امریکہ کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ وہ ہماری مقدس سرزمین میں داخل ہو گیا ہے۔ ایک لاکھ 20 ہزار امریکی فوجی سعودی عرب میں کس کے خلاف لڑائی میں مصروف ہیں؟ مسلمانوں کی غیرت کہاں ہے؟ کیا وہ اپنے کعبہ کی خود حفاظت نہیں کر سکتے؟ ۔ ظہور اسلام سے پہلے مکہ پر ابرہہ نے حملہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کو بھیجا تھا۔ جنہوں نے کنکریاں گرا کر ابرہہ کے لشکر کو بھگایا۔ آج ایک ارب مسلمان موجود ہیں۔ اب ابابیلیں نہیں آئیں گی، مسلمانوں کو خود اٹھنا ہو گا۔ مسلمان وائٹ ہاؤس کی بجائے کعبے کی فکر کریں۔
پاکستان :- آج کے دور میں آپ کی آئیڈیل شخصیت کون ہے؟
لادن :- شیخ سلمان عودہ، وہ سعودی جیل میں دیگر علماء کے ہمراہ تین سال سے قید ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امریکی فوجوں کو سعودی عرب سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ اگلی صدی کے اوائل تک امریکہ سپر پاور نہیں رہے گا۔ اگلی صدی مسلمانوں کی ہے۔
پاکستان :- رفسنجانی، صدام حسین، قذافی اور حافظ الاسد بھی امریکہ کے خلاف ہیں۔ آپ کی ان کے بارے

میں کیا رائے ہیں؟
لادن :- مسلمانوں کو ایسے لیڈر کی ضرورت ہے۔ جو انہیں اکٹھا کر سکے اور خلافت راشدہ قائم کر سکے۔ افغانستان سے خلافت راشدہ کا آغاز ہو گا۔ یہاں بلا سود بینکاری ہو گی۔ اللہ کی حکومت قائم ہو گی۔ ہم کمیونزم کے ساتھ ساتھ سرمایہ داری نظام کے بھی خلاف ہیں۔ دولت کا چند ہاتھوں میں اکٹھا ہونا غیر اسلامی ہے۔
پاکستان :- کیا خلافت راشدہ میں عورتوں کو تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہو گی؟
لادن :- میں جانتا ہوں آپ نے یہ سوال مغربی پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر کیا۔ طالبان عورتوں کی تعلیم کے خلاف نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے بڑی فقیہہ تھیں۔ زیادہ تر احادیث ان سے منسوب ہیں۔ لہذا ہم عورتوں کی تعلیم کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ البتہ تعلیم کے نام پر غیر اسلامی ماحول پیدا کرنے کے خلاف ہیں۔
پاکستان :- موجودہ جمہوری سسٹم اور خلافت راشدہ میں کیا فرق ہے؟
لادن :- زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسلام میں صلاح و مشورہ بہت ضروری ہے۔ لیکن صرف صالح اور عاقل شخص کو حکمران بنانے کے لئے مشورہ کیا جاتا ہے۔ موجودہ جمہوری نظام میں غیر صالح افراد حکمران بن جاتے ہیں اور پارلیمنٹ غیر اسلامی قانون سازی کرتی ہے۔ فوجی تربیت حاصل کرنا مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن جمہوری حکومتیں امریکہ کے خلاف مزاحمت کرنے والے رمزی یوسف کو امریکہ کے حوالے کر دیتی ہیں۔ جمہوریت اور انسانی حقوق کے دعویدار امریکہ کے حکم پر سعودی عرب میں میرے چار بیٹے قید ہیں۔ تین سالہ بچی کو سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مجھے کہا جاتا ہے کہ فہد اور امریکہ کے خلاف خاموش ہو جاؤں تو مجھے معاف کر دیا جائے گا۔ میں امریکہ سے رحم کی بھیک نہیں مانگتا۔ امریکہ میں ہمت ہے تو آئے اور مجھے گرفتار کرے۔ میری موت اللہ کی مرضی سے ہو گی نہ کہ امریکہ کی مرضی سے۔ میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیں۔ امریکی جمہوریت کو بھی الوداع کہہ دیں۔ اس جمہوریت نے مسلمانوں کو کیا دیا ہے؟
پاکستان :- اپنی زندگی کا کوئی ناقابل فراموش واقعہ سنائیں؟
لادن :- جہاد افغانستان کے دوران جاجی کے علاقے میں روسیوں نے شدید حملہ کر دیا۔ سامنے سے ٹینک آ گئے اور اوپر سے ائرفورس بمباری کر رہی تھی۔ کئی دن تک ایک مورچے میں محصور رہا۔ دشمن کے قدموں کی چاپ بھی سنائی دیتی تھی۔ اس ماحول میں مجھے نیند آ گئی۔ میں مورچے میں سو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو دشمن غائب تھا۔ آج تک سمجھ نہیں آئی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا۔ شائد میں دشمن کی نظروں سے اوجھل رہا۔ ایک دفعہ طورخم کی سرحد کے قریب شہدا کے قبرستان کے پاس ایک سکڈ میزائل میرے بہت قریب آ کر پھٹا لیکن میں محفوظ رہا۔ اس قسم کے واقعات سے موت کا خوف دور ہو جاتا ہے۔ لیکن امریکی موت سے ڈرتے ہیں۔ امریکی چوہے ہیں۔ روس ٹوٹ سکتا ہے تو امریکہ کا سر بھی کٹ سکتا ہے۔
پاکستان :- آپ کا بہت شکریہ!

################################